

اسلام نے مسلمانوں کو زندگی کے سارے مضابطے بتلائے یہاں تک کہ مجلس میں بیٹھنے کے آداب بھی اور ساتھیوں کے انتخاب کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا جیسا ساتھی انتخاب کرو گے ویسا ہی اثر تمہاری زندگی پر ہوگا۔ جس ساتھی کا انتخاب کیا جائے وہ چار خوبیوں سے متصف اور چار خامیوں سے پاک ہو (۱) عقلمند اور دانا ہو (۲) اچھے اخلاق و عادات کا مالک ہو (۳) متقی اور پرہیزگار ہو (۴) کتاب و سنت کا عامل ہو (۱) احمق و پیوف نہ ہو (۲) بد اخلاق نہ ہو (۳) فاسق و فاجر نہ ہو (۴) بدعتی نہ ہو۔

مجلس کے لئے ساتھیوں کا انتخاب

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے ہر ایک دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابویہ، رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۳۵۴۵)

نیک ساتھی اور برے دوست کی مثال

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوِّءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكَبِيرِ الْحَدَّادِ

لَا يَعْدُمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِلَّا مَا تَشْتَرِيهِ أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ

وَكَبِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً

بہترین دوست اور برے ساتھی کی مثال عطر فروش اور لوہار کی بھٹی کی مانند ہے، ایسا نہیں کہ تمہیں عطر فروش سے کچھ فائدہ نہ ہو یا تو تم اس سے خریدو گے یا اس سے خوشبو ہی تمہیں ملے گی، اور لوہار کی بھٹی تمہارے بدن یا کپڑے کو جلا دے گی یا تمہیں اس سے بدبو ہی ملے گی۔ (بخاری: ابویہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۸۲۹)

اب اگر کوئی اپنے لئے نیک ساتھی کا انتخاب کرتا ہے تو پھر اس کا وہ دیندار ساتھی اسے ہر موقع پر نصیحت کرے گا اور اس کے اندر بہترین اخلاق کو بڑھائے گا ورنہ کم سے کم اس بندے کے اندر اپنے نیک ساتھی کو دیکھ کر کچھ نہ کچھ خوبی، بہترین اخلاق آ ہی جائے گی۔

اور اگر برے ساتھیوں کا انتخاب کرتا ہے تو وہ اسے لے کر بری جگہ جائیں گے برے ماحول میں اسے رہنا ہوگا ورنہ کچھ نہیں تو وہ ان کی بری زبان ہی سیکھ جائے گا گرچہ وہ اس زبان کو ناپسند کرے لیکن ممکن ہے کہ وہ ناراضگی میں کہیں بھی بدزبانی کر جائے۔ اللہ ہمیں برے ساتھیوں سے بچائے۔ (آمین)

بدعتیوں کے ساتھ بیٹھنا

امام فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا:

لَا تَجْلِسْ مَعَ صَاحِبِ بَدْعَةٍ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنْزِلَ عَلَيْكَ اللَّعْنَةُ .

تم بدعتیوں کے ساتھ نہ بیٹھو اس لئے کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہارے اوپر لعنت نہ نازل ہو جائے۔

(شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ من الکتاب والسنۃ لولا کافی: ج ۱ ص ۱۵۵: ۲۶۲)

وَقَالَ أَيْضًا : مَنْ جَالَسَ صَاحِبَ بَدْعَةٍ لَمْ يُعْطَ الْحِكْمَةَ .

اسی طرح فرمایا: جو شخص بھی اہل بدعت کے ساتھ بیٹھے گا اسے حکمت نہیں دی جائے گی۔

(شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ من الکتاب والسنۃ لولا کافی: ج ۳ ص ۷۰۶: ۱۱۳۹)

کسی اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَلَا لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بامرأةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ

سنو! کوئی بھی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت نہیں اختیار کرتا مگر ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔
(احمد، ترمذی، حاکم، عمر رضی اللہ عنہ) (صحیح: رقم: ۲۵۳۶ فی صحیح الجامع)

اہل مجلس پر آتے وقت یا جاتے وقت سلام کرنا

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ
ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلْيَسِتِ الْوَلَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ

جب کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو ان کو سلام کرے اور اگر اسے بیٹھنے کیلئے کوئی جگہ ملے تو وہ بیٹھ جائے پھر جب وہ کھڑا ہو تو سلام کرے اس لئے کہ پہلا دوسرے سے زیادہ
حقدار نہیں۔
(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، حاکم، ابویہریرۃ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۴۰۰) (صحیح)

مجلس میں کشادگی رکھنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ
وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانْشُزُوا

اے ایمان والو! جب تم سے مجلس میں کشادگی کے لئے کہا جائے تو کشادگی کرو اللہ تمہارے لئے کشادگی کرے گا اور جب کہا جائے کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جاؤ۔
(المجادلہ: ۱۱)

کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر پھر بیٹھنا

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر وہ لوٹ کر آئے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

(احمد، الادب المفرد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابویہریرۃ رضی اللہ عنہ) (احمد: وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۲۲)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ

(متفق علیہ، ترمذی، ابن عمر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۷۰)

کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھے۔

دو لوگوں کے درمیان بلا اجازت تفریق کرنا درست نہیں

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن عمر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۵۶)

کسی کیلئے جائز نہیں کہ دو لوگوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر ان کو الگ الگ کرے۔

وہاں بیٹھا جائے جہاں مجلس ختم ہوتی ہو

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ
كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم جب بھی نبی ﷺ کے پاس آتے تو وہاں بیٹھتے جہاں مجلس ختم ہوتی۔
(ابوداؤد: ۲۸۲۵) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے، (احمد: ۲۰۴۲)، (ترمذی: ۲۷۲۵)

دائیں جانب والا فرد زیادہ حق دار ہے

یعنی جو شخص کسی مجلس میں موجود ہو یا کسی گروپ میں ہو تو کسی بھی چیز کے دینے کی ابتداء دائیں جانب سے کی جائے گی۔ اسی طرح سلام کے وقت ہاتھ ملانے کے بارے میں بھی کہا گیا ہے کہ اگر ہاتھ ملانا شروع کیا جائے تو دائیں جانب سے ابتداء کرنا چاہیئے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ
وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ هُوَ أَحَدُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ
قَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ الْأَشْيَاخَ
فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَوْثَرِ بَنِي سَيْبٍ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا، آپ نے اس سے پیا اور آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا تھا وہ قوم کا جوان شخص تھا، اور تمام بزرگ آپ کے بائیں جانب تھے، آپ نے کہا ”اے لڑکے! کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں بزرگوں کو دوں، اس نے کہا: میں اپنے حصہ کو جو آپ سے ملنے والا ہے اسے کسی پر ترجیح نہیں دوں گا، آپ نے وہ اسے دے دیا۔
(بخاری: ۱۵۳۶۶، مسلم: ۱۰۳۰، شریعہ: ۲۰۳۰)

اگر تین لوگ ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو کا کا نا پھوسی (سرگوشی) کرنا

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ
أَجَلَ أَنْ يُحْزَنَهُ

جب تین شخص ہوں تو دو لوگ ایک کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ تم لوگوں سے مل جاؤ ہو سکتا ہے اسے وہ چیز تکلیف دے۔
(احمد: مشفق علیہ، ترمذی، ابن ماجہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۸۶)

دوسروں کی بات بلا اجازت سننے کی ممانعت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفْرُونَ مِنْهُ
صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص لوگوں کی بات سنے جب کہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں یا اس سے دور بھاگتے ہوں تو اس کے کان میں قیامت کے روز پگھلا ہوا تانبا ڈالا جائیگا۔
(بخاری، احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن عباس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۳۷۰)

مجلسوں میں اللہ کا ذکر کرنے کی فضیلت اور
ایسی مجلسوں میں شرکت سے ممانعت جن میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ
إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ حَيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةٌ

جو لوگ کسی مجلس سے اٹھتے ہیں جس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ ایسی حالت میں اٹھتے ہیں جیسے بدبودار مرا ہوا گدھا، اور وہ ان کے لئے باعث حسرت و افسوس ہوگا۔
(ابوداؤد، حاکم: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) صحیح الجامع: ۵۷۵۰

زیادہ ہنسنے کی ممانعت

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا تُكْثِرُوا الضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ

(ابن ماجہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۴۳۵)

تم زیادہ نہ ہنسو، زیادہ ہنسنا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔

مسلمانوں کو تکلیف دینے سے بچا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

(نسائی) (صحیح) (المصنوع: ۵۴۹)

مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں۔

لوگوں کی موجودگی میں ڈکار لینا

حدیث میں آنے والی لغت: التَّحْشُوءُ: معدہ بھر جانے کے وقت منہ سے ہوا نکالنا (ڈکار لینا)

(لسان العرب: ۴۸/۱) مادہ: حشا

کہا جاتا ہے ”حشاء ت المعدة و تحاشاء ت: سانس لینا، اسم حشاء آتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

تَحَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ

فَإِنْ أَكْثَرَهُمْ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابن عمر بیان کرتے ہیں ایک شخص نے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ڈکار لی اللہ کے نبی ﷺ نے کہا تم ڈکار لینے سے رک جاؤ بلاشبہ جو لوگ دنیا میں زیادہ کھاتے ہیں

(ترمذی، ابن ماجہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۴۴۹۱)

وہ قیامت کے روز بہت زیادہ بھوکے ہونگے۔

غیبت کرنے سے بچا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُم بَعْضًا

أَبْحَبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ

وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ

تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ تم اسے یقیناً ناپسند کرو گے۔ اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (حجرات ۴۹: ۱۲)

اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا

أَتَذَرُونَ مَا الْغَيْبَةُ؟

قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ

کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: تم اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ (صحیح مسلم: ابویہریہ رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر ۲۵۸۹)

مذاق اڑانے سے بچا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ

وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ

وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِاللُّقَابِ بِنَسِ الْأَسْمِ الْمُسَوِّفِ بَعْدَ الْإِيمَانِ

وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو، اور نہ عورتیں کسی عورت کا مذاق اڑائے ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو، اور تم اپنے آپ کی ملامت نہ کرو نہ ہی برے القاب سے پکارو۔ فسق، ایمان کے بعد کتنا ہی برانا نام ہے، اور جو توبہ نہ کرے وہ لوگ کتنے ہی ظالم ہیں۔ (حجرات ۴۹: ۱۱)

مجلس کو کفارہ کی دعاء کے ساتھ ختم کرنا مستحب ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ

جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں بہت زیادہ بات چیت کرے پھر وہاں سے اٹھنے سے پہلے کہے۔

((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ))

”اے اللہ! تو پاک ہے تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں، تیری جانب رجوع ہوتا ہوں“ (یہ دعا پڑھنے سے) اس مجلس میں ہونے والی غلطیوں سے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (ترمذی، ابن حبان، حاکم، ابویہریہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع ۶۱۹۳)

قوله : (لَغَطُهُ) أي اختلاط الأَصْوَاتِ وَارْتِفَاعِهَا بِمَا لَا يَفْهَمُ

نبی ﷺ کا فرمان: ”لغط“، یعنی آواز کو گلدھڑ کرنا اور ایسی آواز بلند کرنا جو نہ سمجھ میں آئے۔